وصلى الله على سيدنا محمد عدد ما ذكره الذاكرون وعدد ما غفل عنه الغافلون ﷺ

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ اُنکے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

[پ ۱۱، یونس ۵۸]

مقالہ

1 موضوع 100 کتابیں

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر ہزار (۱۰۰۰) سال میں لکھی گئیں ائمہ ومحدثین کی تحقیقات سے مزین سو (۱۰۰) کتب کے اسماءمبارکہ مع مختصر جواز میلاد النبی ﷺ

میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے عام ذہنوں میں پیدا کیے جانے والے سوالات کے جوابات
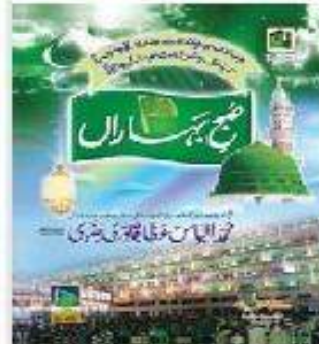
سید اسد علی اویسی

دار الصدیق

وصلی اللہ علی سیدنا محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عنہ الغافلون صلی اللہ علیہ وسلم

میں اپنی اس چھوٹی سی کاوش کو اپنے دادا

سید توصیف بن محمود بن لیاقت علی (۱۹۹۸ء)

(جنھیں ہم تمام بھائی بہن پاپا کہتے تھے) کے نام کرتا ہوں کہ انھوں نے ہی اپنے عمل کے ذریعے ہمیں بچپن ہی میں میلاد النبی ﷺ منانے کی تربیت دی

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پاپا ہمیشہ اپنی دوکان کے آگے ماہ میلاد کے ہلال دیکھتے ہی ایک مخصوص بینر آویزاں کروا دیتے تھے جس پر واضح الفاظ میں یہ لکھا ہوتا تھا:

تمام عالمِ اسلام کو جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مبارک ہو

اور میری یادداشت میں یہ بھی آتا ہے کہ پاپا ۱۲ ربیع الاول کو جلوسِ میلاد میں شیرنی تقسیم کیا کرتے تھے۔۔۔ پاپا انتہائی مشفق و مہربان تھے مجھے یاد ہے کہ جب میں کے جی ٹو (۱۹۹۸ء) میں تھا جب پاپا کا انتقال ہو۔۔۔

اللہ پاک پاپا پر فضل و کرم فرمائے اور انھیں میلاد کی برکات سے ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

کائنات میں موجود تمام مخلوقات میں انسان واحد مخلوق ہے جسے اللہ عزوجل نے اشرف المخلوقات کی صفت سے متصف فرمایا، انسان کے اس عروج کی ایک وجہ عقل (سمجھ بوجھ) ہے اور بلیقین عقل کا یہ امتیاز صحیح وغلط کی تمیز کرنے کی بناء ہے، انسان کسی شی ءکے صحیح وغلط ہونے میں فرق صرف اُس پر وارد دلائل کو عقل سے سمجھ کر صحیح وغلط کا فیصلہ کرتا ہے۔ جب ایک محقق کسی مسئلے پر تحقیق کرتا ہے تو وہ نقل وعقل کا استعمال کرتے ہوئے واضح نتیجہ نکلتا ہے جو بعد میں آنے والے احباب فکرو دانش کے لئے قانون اور بنیادی ماخذ بن جاتا ہے، اسکی واضح مثال (Albert Eienstein(1879-1955 کی Theory Relativity ہے جس میں Eienstein نے بنیادی ماخذ سے استفادہ کرتے ہوئے مختلف نئے قوانین مُرتب کئے۔۔۔ بلکل اسی طرح دین اسلام میں بھی کسی بھی اشیاء کے حلال وحرام، جائز وناجائز، پاک وطیب ہونے کیلئے جن مصادر سے استفادہ کیا جاتا ہے وہ قرآن وسنت اور ائمہ وکبار علماء کے اجماع واُن کی تحقیقات ہیں۔

دینِ اسلام اور عہدِ حاضر میں تحقیقات:

دورِ حاضر میں دو ہی ایسے موضوعات ہیں کہ جن پر سب سے زیادہ تحقیقات ہو رہی ہیں۔

ا۔ وجودِ انسانی۔۔۔کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ اور

۲۔ دینِ اسلام۔۔۔کیا؟ کیوں؟ کس لیے؟

ذکر کردہ دونوں ہی موضوعات روح قرآنی ہیں اور اگر اسلام کو نہ تسلیم کرنے والا منصف قلب بھی قرآنِ کریم کا مطالعہ کرے تو اُسے بھی محسوس ہوگا کہ اسلام و قرآن کا موضوع ہی انسان ہے اور درحقیقت دینِ اسلام پورے کا پورا ہے ہی انسانوں کے وجود اور اسکی بقاء کے اصولوں کو واضح کرنے کیلئے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دورِ حاضر میں میدانِ تحقیق میں مسلمان تو اب نہ ہونے کے برابر رہ گئے ہیں جبکہ دیگر ادیان سے تعلق رکھنے والے اور بلخصوص مستشرقین [1] سائنسی علوم، حقیقیت کائنات اور دینِ اسلام اور اسکے ہر ہر جزئیات پر تحقیق کرنے میں سرگرمِ عمل ہیں۔

دورِ حاضر میں انٹرنیٹ، پرنٹ میڈیا اور سوشل سرکلو سے تو یہی معلوم ہو رہا ہے کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے کہ جس پر اُسکے ماننے والوں کے ساتھ نہ ماننے والے مثبت ہو یا کہ منفی انداز میں کتابوں کی تحریر میں مصروف ہیں ظاھر سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ دینِ اسلام پر جتنی کُتب لکھی گئی ہیں وہ شاید ہی کسی اور دین پر لکھی گئی ہوں۔

کُتب کی تحریر اُمت مسلمہ کی خاصیت ھے:

دینِ اسلام کی ۱۴۰۰ سالہ تاریخ میں دینِ حنیف کے ہر ہر جزئیے پر علماء ومحدثین کرام نے کُتب تحریر کیں ہیں چناچہ اسلام کے متعلق مسلمانوں کی صفتِ تحریرِ کتب کے متعلق امام قسطلانی شافعی علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہیں کہ ﴿اس امت محمدی کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ ان کو کتابیں لکھنے کی سعادت عطا کی گئی ہے﴾[2] حقیقت ہے کہ علوم قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، شرح حدیث، سیرت، اسماء ورجال وغیرہ وغیرہ اور ان علوم پر الگ الگ ہزاروں کُتب تحریر میں آئیں۔

اسلام کا ماخذ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

دینِ اسلام فقط ایک مذہب کا نام نہیں بلکہ یہ ایک ضابطہ حیات ہے اور اسکا ماخذ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ طیبہ ہے ۔ آپ ﷺ کی ہر ہر ادا ۔۔۔ آپ ﷺ چلتے کسطرح تھے، بولتے کسطرح تھے، بیٹھتے کسطرح تھے، کھانا کیسے تناول فرماتے تھے، آپ ﷺ کا چہرۂ انور کیسا تھا، دستِ شفاعت کیسے تھے، الغرض آپ ﷺ کی ولادت سے لے کر تمام حیاتِ مبارکہ دینِ اسلام ہے سنت پر چلنا دینِ اسلام ہے، آپ ﷺ کے خصائص وفضائل کا تذکرہ کرنا دینِ اسلام ہے ۔۔ الغرض حضور سیدی عالم ﷺ دینِ اسلام اور انسانیت کا اعزاز ہیں ۔[3] ۔۔۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امتِ مسلمہ سے پہلے جتنی امتیں تباہ ہوئی اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُنھوں نے اپنے نبیوں کے تذکرے اور اُنکی سیرت کا پرچار اور اس پر عمل کرنا ختم کر دیا تھا جس بناء اُنکی اگلی نسلیں اُنکے دین سے آشنا نہیں ہو پائی اور طرح طرح کی لغویات میں مبتلا ہو گئی ۔۔۔ جبکہ دینِ اسلام میں اس عمل کا خاص انتظام گیا ہے اور اُس خلاء کو ہمیشہ کہ لیے پُر کر دیا گیا ہے ۔۔۔ ایسا کیوں کرنہ ہو؟

﴿حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے فرمایا: اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا [4] اور نہ ہی جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ ۔۔۔۔﴾ [5]

علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم بہت خوبصورت بات لکھتے ہیں:

﴿اگر (حضور سیدی عالم ﷺ) کو مبعوث نہ کرنا ہوتا تو بشریت (انسانوں) کا یہ فروغ ہوتا نہ انسانیت کا یہ عروج ہوتا﴾ [6]

یہی وجہ ہے کہ علماء ربانین نے حضور خاتم النبین سرورِ کائنات ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر آپ کے فرامین پر بے شمار کُتب تحریر فرمائیں ۔ آپ ﷺ کی سیرت وکردار وخصائص پر نعتیہ اشعار مرتب فرمائے حتٰکہ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے آغاز (یعنی آپ ﷺ کے میلاد) کے موضوع پر الگ سے سینکڑوں کُتب تحریر کیں اور سیرت کے باب کا آغاز ہی اِس جزء سے فرما کر پچھلی امتوں سے حاصل ہونے والے تجربہ سے فائدہ حاصل کیا ہے ۔۔۔ اور یہ کیوں نہ ہو بھلا؟

﴿حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا کیا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالٰی نے تمام مخلوق سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا﴾ [7]

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (آغازِ سیرت) اور ائمہ اسلام:

لفظ ﴿میلاد﴾ عربی کا ہے اور اس کا معنٰی ہے پیدائش کا وقت [8] عرف میں محافل میلاد اُس محفل کو کہتے ہیں کہ جب مسلمانانِ عالم بالخصوص ربیع الاول میں بالعموم پورا سال حضور سرورِ کائنات خاتم النبین ﷺ کا تذکرہ پاک، معجزات، فضائل، حالاتِ ولادت کا تذکرہ کرتے ہیں ۔ طرح طرح کے کھانے پکاتے ہیں اور علماء وعوام کی دعوتِ خاص کرتے ہیں اور یہ طریقہ سینکڑوں سال سے مسلمانوں میں مروج ہے اور اس عمل کے پیچھے مسلمانوں کی نیت خاص یہ ہوتی ہے کہ وہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ولادت کی خوشی احسن طریقے سے منا کر اللہ عزوجل کا شکر ادا کریں گے جس کے باعث اللہ عزوجل کی سرکار نامدار ﷺ کے صدقے سے اُن پر رحمتِ خاص ہو [9] اور مسلمانوں کے اِس عمل کے پیچھے نصِ صریح [10] اور وہ حدیث پاک جسے امام مسلم بن حجاج قشیری علیہ رحمہ نے حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿سرکارِ اعظم ﷺ سے پیر کے روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو خاتم النبین، راحت

العاشقین ﷺ نے فرمایا: اسی روز میری ولادت ہوئی اور اسی روز میری بعثت ہوئی[11]﴾۔۔۔امام محدثین، امام ابن حجر عسقلانی شافعی رضی اللہ عنہ اس بات کو اور واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿یوم میلاد النبی ﷺ منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل مجھ پر ظاہر ہوئی ہے، جسے امام بیہقی شافعی رحمۃ علیہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ سرور کائنات سید الفقراء والمساکین ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا[12] باوجود اس کے کہ آپ ﷺ کے دادا جان عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیدائش کے ساتویں روز آپ ﷺ کا عقیقہ کر چکے تھے اور عقیقہ دوبارہ نہیں ہوتا۔ پس اس واقعے کو اسی پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو اللہ عزوجل کی جانب سے رحمۃ للعالمین[13] اور اپنی امت کے شرف ہونے کی وجہ سے[14] اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کیلئے خود عقیقہ کیا۔ اسی طرح ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور اکرم ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات (جیسے نفلی روزہ، قضاء و نفلی نمازوں کی ادائیگی، درود وسلام کی کثرت، طوافِ کعبہ، عمرہ، صدقہ وغیرہ) بجالائیں اور خوشی کا اظہار کریں﴾[15]

اسی بناء پر مسلمان ہمیشہ سے میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرتے آرہے ہیں چنانچہ مشہور ناقد، مورخ، سخت اصولوں کے پابند محدث علامہ ابن جوزی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (۵۷۹ھ)[16] فرماتے ہیں کہ:

مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، مصر، شام، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو اُن کی خوشی کی انتہاء نہ رہتی چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا اہتمام کرتے۔[17]

ایسا کرنے سے نہ صرف اسلام کا پیغام جہاں میں پھیلا اور پھیل رہا ہے بلکہ ساتھ ہی امت کو سنت پہ چلنے کی افادیت کا علم بھی ہو رہا ہے اور سب سے بڑھ کر عشقِ مصطفی ﷺ کو مزید پروان مل رہی ہے۔

ایک موضوع سو کتابیں (میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع اور جوازِ قیام پر لکھی گئی کتب):

قرآن وحدیث سے واضح احکام ملنے کے بعد مسلمانوں کا شروع سے ہی یہ معمول رہا ہے کہ وہ میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرتے آئے ہیں[18] اور بطور کتابی شکل میں یہ سلسلہ راقم کی ناقص معلومات کے مطابق پانچویں صدی کے وسط سے لیکر دورِ حاضر تک متواتر جاری ہے اور اس عرصے کے جلیل القدر ائمہ نے عربی، فارسی، اردو، انگریزی یا دیگر علاقائی زبانوں میں بے شمار کتب تحریر کیں ہیں جس بناء پر اس موضوع کی انفرادیت اہمیت۔۔۔ضرورت کو سمجھنا اور سرکار نامدار ﷺ کے عشق ومحبت، سنت پر عمل پیرا ہونا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ ہم اپنے مقالے میں فقط ۱۰۰ کتب مع مصنفین کے اسماء اور تاریخ وصال (جن جن کا میسر آسکا) تحریر کررہے ہیں۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فہارسات کا مطالعہ فائدہ مند ہوگا۔)

(۱) ابوالعباس احمد بن معد اندلسی (م ۵۵۰ھ)۔۔۔**الدر المنتظم فی مولد النبی الاعظم**

(۲) امام عبدالقادر جیلانی حنبلی (م ۵۶۱ھ)۔۔۔مولد النبی (یہ رسالہ مولد جیلانی کے نام سے مشہور ہے اور یہ قبلہ غوث اعظم کی جانب منسوب کیا جاتا ہے، حال ہی میں یہ شیخ ممتاز احمد سدیدی بن علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی تحقیق وترجے کیساتھ شائع ہوا ہے۔)

(۳۔۴) امام ابن جوزی حنبلی (م ۵۹۷ھ)۔۔۔**بیانِ میلاد النبوی۔ مولد العروس**

(۵)ابو خطاب عمر دحیہ کلبی (م ۶۳۳ھ)۔۔۔التنویر فی مولد البشیر النذیر

(۶)امام محی الدین ابن عربی مالکی (م ۶۳۸ھ) ۔۔۔مولد النبی

(۷)امام شمس الدین جزری شافعی (م ۶۶۰ھ)۔۔۔عرف التعریف بالمولد شریف

(۸)ابوبکر محمد جزائری (م ۷۰۷ھ)۔۔۔المورد العزب المعین فی مولد سید الخلق اجمعین

(۹)محمد بن مسعود الکازرونی (م ۷۵۸ھ)۔۔۔مناسک الحجز المنتقی من سید مولد المصطفیٰ

(۱۰)ابوسعید خلیل دمشقی شافعی (م ۷۶۱ھ)۔۔۔الدر السنیہ فی مولد خیر البریة

(۱۱)حافظ ابن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)۔۔۔ذکرِ مولد رسول و رضاعہ (اس کتاب کا اردو ترجمہ علامہ محمد افتخار قادری صاحب کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگیا ہے)

(۱۲)امام عبدالرحیم بن احمد یمانی (م ۸۰۳ھ)۔۔۔مولد البرعی

(۱۳)حافظ زین الدین العراقی (م ۸۰۸ھ)۔۔۔ المورد الھنی فی المولد السنی

(۱۴)محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ)۔۔۔النفحة العنبریة فی مولد خیر البریة

(۱۵۔۱۶)شمس الدین دمشقی شافعی (م ۸۴۲ھ)۔۔۔جامع الآثار فی مولد النبی المختار ۔اللفظ الرائق فی خیر الخلائق۔مورد الصادی فی مولد الھادی

(۱۷)شیخ محمد بن فخر الدین حنبلی (م ۸۶۷ھ)۔۔۔الدرالمنتظم فی مولد النبی المعظم

(۱۸)امام عبداللہ شیرازی (م ۸۸۴ھ)۔۔۔درج المدرفی میلاد سید البشر

(۱۹)شیخ علاءالدین علی مرداوی حنبلی (م ۸۸۵ھ)۔۔۔المنھل العذب القدیر فی مولد الھادی البشیر النذیر

(۲۰)شیخ عمر بن عبدالرحمن (م ۸۸۹ھ)۔۔۔کتاب المولد النبی

(۲۱)امام سخاوی شافعی (م ۹۰۲ھ)۔۔۔الفخر العلوی فی المولد النبوی

(۲۲)امام نورالدین سمہودی (م ۹۱۱ھ)۔۔۔المورد الھنیہ فی مولد خیر البریة

(۲۳)امام جلال الدین سیوطی شافعی (م ۹۱۱ھ)۔۔۔حسن المقصد فی عمل المولد (اس کتاب کا اردو ترجمہ محمد اعجاز اویسی صاحب کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگیا ہے)

(۲۴)عائشہ بنت یوسف شافعیہ (م ۹۲۲ھ)۔۔۔ مولد النبی

(۲۵)ابوبکر حلبی (م ۹۳۰ھ)۔۔۔الکوکب الدریہ فی مولد خیر البریہ

(۲۶۔۲۷)امام ابن حجر مکی شافعی (م ۹۷۳ھ)۔۔۔تحریم الکلام فی القیام ذکرِ مولد سید الانام۔تحفة الخیار فی مولد المختار۔اتمام النعمة علی العالم بمولد سیدی ولد آدم[19]۔مولد النبی

(۲۸)ابوالثناء احمد الحنفی (م ۱۰۰۶ھ)۔۔۔ مولد النبی

(۲۹)امام ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ)۔۔۔المورد الروی فی مولد النبی و نسبہ الطاھر (اس کتاب کا اردو ترجمہ علامہ محمد اعجاز اویسی صاحب کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوگیا ہے)

(۳۰)امام عبدالروف مناوی (م ۱۰۳۱ھ)۔۔۔مولد المناوی

(۳۱)عبدالقادر عیدروسی (م۱۰۳۸ھ)۔۔۔المنتخب المصفی فی اخبار مولد المصطفیٰ

(۳۲)امام حلبی شافعی (م۱۰۴۴ھ)۔۔۔الکواکب المنیر فی مولد البشیر النذیر

(۳۳) شیخ جمال الدین الظاہر (م۱۱۳۰ھ)۔۔۔ مولد النبی

(۳۴)عارف باللہ عبدالغنی نابلسی حنفی (م۱۱۴۳ھ)[20]۔۔۔نثر الدرعلی مولد ابن حجر

(۳۵)خطیب مدینہ شیخ زین العابدین (م۱۱۴۳ھ)۔۔۔مولود النبوی

(۳۶)عبداللہ رومی حنفی (م۱۱۶۷ھ)۔۔۔الکلام السنی المصفی فی مولد المصطفیٰ

(۳۷)علامہ حسن بن علی مطاوی (م۱۱۷۰ھ)۔۔۔رسالۃ فی المولد النبوی

(۳۸)عبداللہ بن محمد کاشغری نقشبندی (م۱۱۷۴ھ)۔۔۔مولد النبی

(۴۰۔۳۹)شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی (م۱۱۷۴ھ)۔۔۔ الدرالثمین۔فیوض الحرمین[21]

(۴۱)علامہ دیار بکری حنفی (م۱۱۷۴ھ)۔۔۔مولد النبی

(۴۲)عبدالکریم برزنجی شافعی (م۱۱۷۷ھ)۔۔۔عقد الجواهر فی مولد النبی الازھر

(۴۳)سید محمد حنفی جعفری (م۱۱۸۶ھ)۔۔۔مولد النبی

(۴۴)امام احمد بن محمد مالکی مصری (م۱۲۰۱ھ)۔۔۔مولد الردیر

(۴۵)محمد شاکر السالمی (م۱۲۰۲ھ)۔۔۔تذکرہ اھل خیر فی مولد النبی

(۴۶)عبدالرحمٰن مقری (م۱۲۱۰ھ)۔۔۔حاشیہ علی مولد النبی للمدابغیٰ

(۴۷)محمد بن علی مصری شنوانی شافعی (م۱۲۳۳ھ)۔۔۔جواهر السنیہ فی مولد خیر البریۃ

(۴۸)عبداللہ سویدان شاذلی (م۱۲۳۴ھ)۔۔۔مطالع انوار فی مولد النبی المختار

(۴۹)ابن صلاح الامیر (م۱۲۳۶ھ)۔۔۔تانیس ارباب الصفاء فی مولد المصطفیٰ

(۵۰)امام محمد مغربی (م۱۲۴۰ھ)۔۔۔المولد النبوی

(۵۱)امام عابد علی سندی حنفی (م۱۲۵۷ھ)[22]۔۔۔حکم اطعام الطعام فی مناسبات الفرح اوالترح[23]

(۵۲) شیخ ابراہیم باجوری شافعی مصری (م۱۲۷۶ھ)۔۔۔تحفۃ البشر علی مولد ابن حجر

(۵۳)شاہ احمد سعید مجددی دہلوی نقشبندی (م۱۲۷۷ھ)۔۔۔اثبات المولد و القیام

(۵۴)امام نقی علی خان بن رضا علی حنفی (م۱۲۹۷ھ)۔۔۔میلاد وقیام

(۵۵)شیخ محمد مظہر (م۱۳۰۱ھ)۔۔۔ الرسالۃ السعیدیہ

(۵۶)عبدالفتاح دمشقی شافعی (م۱۳۰۵ھ)۔۔۔سرور ابرار فی مولد النبی المختار

(۵۷)غیر مقلد نواب صدیق حسن خان بھوپالی (م۱۳۰۷ھ)۔۔۔الشمائمہ العنبریہ من خیر البریہ

(۵۸)ابوفرج محمد بن عبدالقادر شافعی (م۱۳۱۱ھ)۔۔۔مولد النبی

(۶۰۔۵۹) شیخ محمد قاسم (م۱۳۳۷ھ)۔۔۔تحقیق الکلام فی وجوب القیام عند قرائۃ مولد المصطفیٰ ووضع امہ لہ علیہ الصلوۃ السلام۔دحض الفضول فی الرد علی من حظر القیام عند ولادۃ الرسول

(۶۱-۶۲)امام احمد رضا خان قادری حنفی (م۱۳۴۰ھ)---اقامة علی طاعن القیام لنبی تهامة۔ ازاقة الاثام لمانعی عمل المولد و القیام

(۶۳)محمد جعفر کتانی (م۱۳۴۵ھ)---الیمن والاسعاد بمولد خیر العباد

(۶۴)امام یوسف نبہانی شافعی (م۱۳۵۰ھ) [24]---جواهر النظم البدیع فی مولد الشفیع

(۶۵)مولوی اشرف علی تھانوی (م۱۳۶۲ھ)---دیوبندی مکتبِ فکر کے نزدیک یہ حکیم الامت کا درجہ رکھتے ہیں--- ارشاد العباد فی عید المیلاد

(۶۸)شیخ محمود عطار حنفی (م۱۳۶۲ھ)---استحباب القیام عند ذکر ولادته علیه الصلوة والسلام

(۶۹)شیخ محمد بن حسین مالکی (م۱۳۶۷ھ)---الهدیٰ التام فی موارد المولد النبوی وما اعتید فیه القیام

(۷۰-۷۱)عبداللہ ہرزی حبشی (م۱۳۶۹ھ)---کتاب المولد النبوی۔الروائح الزکیة فی مولد خیر البریة

(۷۲)شیخ محمد رضا مصری (م۱۳۶۹ھ)---ذکر المولد و خلاصة السیرة

(۷۳)امام احمد یار خان نعیمی حنفی (م۱۳۹۱ھ)---جاء الحق

(۷۴)امام محمد بن علوی مالکی مکی (م۱۴۲۵ھ)---[25]مجموعه رسائل میلاد از ابنِ کثیر،ملا علی قاری حنفی اور ابن حجر مکی شافعی مزید یہ کہ آپ نے شیخ عبدالرحمٰن الدیبعی کی کتاب مولد الدیبعی پر حاشیہ بھی تحریر کیا۔

(۷۵)فضلِ رسول بدایونی حنفی---تاریخی فتویٰ میلاد

(۷۶)مولانا حسن رضا خان حنفی---نگارستانِ لطافت

(۷۸)علامہ عبدالسمیع رام پوری حنفی---انوار الساطعه[26]

(۷۹)علامہ عبدالوہاب خان قادری نوری حنفی---ذکر المحبوب تطمئن القلوب

(۸۰)سید ابوالفوز احمد مرزوقی مالکی---بلوغ المدام الفاظ مولد سید الانام فی شرح مولد احمد البخاری

(۸۱)علامہ عمر بن حفیظ شافعی یمنی---الضیاء اللامع بذکر مولد النبی الشافع

(۸۲)ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی حنفی (م۱۴۲۸/۲۰۰۸)---جانِ جانان

(۸۳)شیخ محمد ہاشم رفاعی کویتی شافعی---مولدالرفاعی

(۸۴-۸۹)امام فیض احمد اویسی حنفی (م۱۴۳۱ھ)[27]---محفلِ میلاد تاریخ کے آئینے میں۔میلادِ مصطفی۔میلاد کا بیان۔محافلِ میلاد۔میلاد و قیام۔آمدِ روحانی میلادِ جسمانی[28]

(۹۰)محمد بن منصوری شافعی---اقتصاص الشوارد من موارد الموارد

(۹۱)سید ماضی ابوالعزائم---بشائر الاخیار فی مولد المختار

(۹۲)سید محمد مدنی اشرفی حنفی[29]---محافلِ میلاد

(۹۳)مترجم تفسیر رازی،علامہ محمد خان قادری حنفی---کیا میلاد صرف برصغیر میں منایا جاتا ہے؟

(۹۴)علامہ محمد الیاس رضوی حنفی---بہارِ میلاد

(۹۵)یادگارِ سلف،علامہ محمد الیاس قادری حنفی[30]---صبح بہاران

(۹۷)ڈاکٹر محمد کوکب بن شفیع اوکاڑوی حنفی---اسلام کی پہلی عید

(۹۸)عزالدین شیخ---الادلة الشرعیه فی جواز احتفال بمیلاد خیر البریه

(۹۸) شیخ عبدالعزیز بن محمد۔۔۔بعثة المصطفیٰ فی مولد مصطفی

(۹۹) مفتی اکمل عطاری حنفی۔۔۔عاشقوں کی عید

(۱۰۰) ڈاکٹر آصف اشرف جلالی حنفی۔۔۔میلاد النبی کی شرعی حیثیت [31]

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد پہ کیے جانے والے مخصوص سوالات:

اوپر ذکر کیے گئے جلیل القدر ائمہ اور انعقاد محفل میلاد وقیام پر عدم جواز کا نظریہ رکھنے والے مخصوص مکاتب کے اہم علماء کی تصانیف کے تذکرے کے بعد کوئی اشکال قائم تو نہیں رہتا پر ایک وسوسہ جو کہ ماہ میلاد کے آغاز ہوتے ہی عام ذہنوں میں پیدا کیا جاتا ہے وہ یہ کہ سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو نہیں ہوئی بلکہ ۱۲ ربیع الاول کو وصال ہوا ہے اسی بناء پر خوشی نہیں غم منانا چاہئے اس حوالے سے اولاً جواب یہ ہے اس اعتراض کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔۔۔(اگر بلفرض دلیل مل بھی جائے پھر بھی بہتر وہی ہوگا کہ جس پر اکابر علماء نے اتفاق کیا اور) جس جانب علماء کا اتفاق ہے اُس میں حافظ ابن کثیر شافعی کی صحیح سند کے ساتھ امام ابن شیبہ رضی اللہ عنہ کی مصنف کے حوالے سے اصحاب رسول اللہ ﷺ کی روایت بھی بطور دلیل موجود ہے چناچہ:

﴿حضرت جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت عام الفیل پیر کے دن ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ میں ہوئی۔﴾ [32]

امام محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ [33] فرماتے ہیں کہ سرکار نامدار ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول پیر کے روز عام الفیل میں ہوئی۔ [34]

جبکہ حضور سید عالم ﷺ کے یوم وصال کے متعلق حافظ ابن کثیر سعد بن ابراہیم زہری کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

﴿سرکار دو عالم ﷺ نے پیر کے روز ۲ ربیع الاول کو وصال فرمایا۔﴾ [35]

اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ یوم وصال ۱۲ ربیع الاول ہے جب بھی امت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ غم کرے [36] کیونکہ شرع میں میت کے لیے ۳ روز (جبکہ بیوہ یا طلاق شدہ کیلئے ۴ ماہ ۱۰ دن سے) زیادہ سوگ یا غم کرنے کی شرعاً اجازت نہیں [37] (اگر ۱۴۰۰ سال بعد بھی یوم وصال النبی ﷺ پر غم کرنا بلفرض درست مان بھی لیا جائے تو پھر رافضیوں کا سید الشہداء، امام حسین رضی اللہ عنہ کیلئے ۱۴۰۰ سال بعد غم وماتم کرنا صحیح ہوا؟ جبکہ میلاد وقیام کو حرام و بدعت سیئہ تصور کرنے والے بھی رفض کے اس عمل کی حمایت نہیں کرتے اور دلیل میں شرع کا وہی اصول بطور دلیل پیش کرتے ہیں جو علماء جواز قیام میلاد کے لیے پیش کرتے ہیں)۔۔۔(اور) اگر بلفرض زمانہ بعد بھی غم کی کیفیت برقرار رکھنے کی اجازت ہوتی تو زندگی کا نظام ہی درہم برہم ہو جاتا اور انسان کی حیات صرف غم وتکلیف میں گزر جاتی، انسان ہر وقت اضطراب میں مبتلا رہتا اور موت کی تمنا کرتا رہتا اور یہ بھی جائز نہیں ہوتا [38]۔۔۔(مزید یہ کہ) میلاد النبی ﷺ کی محافل اور جلوس کے انعقاد کے متعلق بھی یہ اشکال قائم کیے جاتے ہیں کہ اس میں غیر شرعی کام بھی ہوتے ہیں لہذا محفل وجلوس میلاد کو بند کر دیا جائے تو اس کا جواب یہی سمجھ میں آتا ہے کہ کسی جائز کام کو اُس میں موجود غلط عنصر کی بناء پر کلیتاً غلط نہیں کہا جا سکتا البتہ جو کام غلط وہ غلط ہی رہے گا۔۔۔اگر اس اصول کے تحت محافل وقیام میلاد کو روک دیا جائے تو اسی اصول کی رو سے نہ عید الفطر رہے نہ عید الضحیٰ اور نہ ہی حج بیت اللہ کیونکہ اُن تمام امور میں بھی لاعلم لوگوں کی جانب سے کچھ نہ کچھ غیر شرعی اعمال کا عنصر بھی پایا جا سکتا ہے تو اس بناء پر اِن امور کو ختم کر دیا جائے؟ نہیں بالیقین نہیں بلکہ ان خرافات کو ختم کیا جائے گا (اس بات کو اس مثال سے باآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے اس میں کھیلنا، دنیاوی گفتگو کرنا، ہنسی مذاق کرنا جائز نہیں۔۔۔جبکہ کون اس حقیقت سے آشنا نہیں کہ نابالغ وناسمجھ بچے یہ تمام کام مسجد میں کرتے ہیں اب اہل فہم فیصلہ کریں کہ بچوں کو ان تمام کاموں سے روکا جائے یا مسجد کے دروازے پہ تالا لگا دیا جائے اور یہ کہا جائے کہ مسجد میں غیر شرعی کام ہو رہے تھے اس بناء مسجد کو بند کر دیا گیا ہے؟ بالیقین اہل علم واحباب فکر ودانش یہی کہے گے کہ بچوں کو سمجھایا جائے کیونکہ بچے لاعلم ہیں شعور نہیں رکھتے)۔۔۔علی ھذا القیاس

میلادالنبی ﷺ کا انعقاد ایمان پر خاتمے کا باعث ہے[39] جیسے ہی ربیع الاول کا چاند نظر آئے ویسے ہی خصوصیت کے ساتھ درود وسلام کی کثرت کرنی چاہیے کیونکہ یہ قرب مصطفیٰ ﷺ کا باعث ہے[40] اور ۱۲ ربیع الاول کی شب غسل و وضو کے ساتھ صلوۃ توبہ وگناہوں سے دوری اور امن وامان کی دعا کرنی چاہیے[41] اور دن کو سنت کے مطابق روزہ رکھنا چاہیے[42] اور محافل وجلوس میں شرکت کر کے علماء کے وعظ سماعت کرنے چاہیے تاکہ دل میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ ،سنت پر عمل کا جذبہ بڑھے اور قلب کو روحانی تازگی ملے۔

حرف آخر:

اگرچہ میلادالنبی ﷺ کے انعقاد پر وارد دلائل ایک الگ تحریر کا مطالبہ کرتے ہیں پر تاریخ میں اپنے وقت کے اماموں کا تذکرہ جا بجا ملتا ہے کہ جنھوں نے اِس موضوع کی اہمیت وحساسیت کی بناء اس موضوع پر دفتر کے دفتر رقم کیے ہیں (ہمیں اُنہی کتب کی جانب رجوع کرنا چاہیے)۔۔۔میں سمجھتا ہوں کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو تو ہماری اُسی نظریے اُسی عمل کے ساتھ جڑے رہنے میں بھلائی ہے کیونکہ اسی کا حکم حدیث شریف میں آیا ہے۔۔۔چند لوگوں کی گفتگو یا نظریات اکثریت کو غلط ثابت کریں تو یہ کسی بھی اہل فہم کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے اور غور طلب بات یہ کہ اُس اکثریت میں عوام تو ایک جگہ اہل خواص کا جم غفیر ہے اور اہل خواص بھی کون؟ وہ جن کی کتب کو پڑھ کے لوگ علم کی چھوکھٹ پہ پہنچتے ہیں۔۔۔میں کہتا ہوں کہ اوپر کم وبیش ۹۰ اہل علم کے اسماء درج ہیں کہ جن کے نام سے علم وکتب سے ذرا برابر شگف بھی رکھنے والے واقف ہونگے۔۔۔اگر ایک عام مسلمان میلادالنبی ﷺ کا انعقاد کرنے پر معاذاللہ جہنم کا حقدار ہوا تو ان ۹۰ قد آور شخصیات کے بارے میں کیا رائے ہوگی؟ کہ انھی کی تحریروں سے مسلمانوں کو قوت دلیل ملی۔۔۔اور یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ ذکر کی گئی شخصیات میں اکثر وہ نام بھی ہیں کہ جنکی عزت وحرمت، علم وتقوی تحریر الغرض تمام مندرجات تمامی مکاتب فکر میں نمایاں مقام رکھتے ہیں اور تقریباً تمامی مکاتب کی علمگاہوں میں اُن کی کتب پڑھائی جاتی ہیں (مثلاً امام ابن جوزی حنبلی، حافظ ابن کثیر شافعی، امام سخاوی شافعی، امام جلال الدین سیوطی شافعی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی وغیرہ)۔۔۔میلاد کے انعقاد پر جو حکم ایک عام مسلمان پر لگے گا وہی ان اکابر ائمہ پر بھی ہونا چاہیے ہاں اگر کوئی تکیہ کرلے تو الگ بات ہے۔۔۔ہم اس مقام پہ دو ہی باتیں کہنا چاہتے ہیں:

(۱) اعتراض کرنے والے اکابر علماء کو مانتے ہیں پر اکابر علماء کی نہیں مانتے۔

(۲) مطلب کی بات مانتے ہیں اور باقی کا انکار کردیتے ہیں۔۔۔

اللہ پاک ہمیں عقل سلیم، علم وعملِ نافع عطا فرمائے اور ہمیں اُن کے راستے پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جن پر اللہ واحد نے انعامِ خاص فرمایا، اور ہمارا حشر بھی ان ہی کے ساتھ فرمائے۔

امین بجاہ النبی امین ﷺ

حواشی و حوالہ جات

[1] اہل مغرب کا اہل مشرق کے مذاہب (بالخصوص اسلام) کے تہذیب وتمدن کا مطالعہ فقط اس بناء پر کرنا کہ انہیں بے جا اعتراضات، روشن خیالی، آزادی رائے کے ذریعے اپنا ذہنی غلام بنالیں اور سیاسی غلبے کے ذریعے انکے وسائلِ حیات پر قابض ہو جائے تو ایسے لوگوں کو مستشرقین کہتے ہیں اور انکی تحریک کو استشراق کہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے جسٹس کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی ضیاء النبی ﷺ جلد ششم یا محمد اسماعیل بدایونی کی دو کُتب **فکری یلغار اور استشراقی فریب** کا مطالعہ فائدہ مند ہوگا۔

[2] امام عبدالغنی نابلسی حنفی، الحدیقۃ الندیہ، ج ا ص ۲۲۵ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

[3] ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔ [پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱]

[4] انسانیت کا وجود سیدنا آدم علیہ السلام کی بناء پر ہے اور موقوف روایت سے واضح ہو گیا کہ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتے تو سیدی آدم علیہ السلام بھی نہ ہوتے مطلب یہ واضح ہوا کہ وجودِ انسانی ہی نہ ہوتا۔

[5] حاکم، مستدرک، ج ۲ ص ۶۷۱، رقم ۴۲۲۷، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۰ء

[6] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، ج ۲ ص ۴۵۰، فرید بک اسٹال لاہور پاکستان

[7] امام عبدالرزاق صنعانی، مصنف (الجزءالمفقود من الجزءالاول من المصنف) ج ا ص ۶۳، رقم ۱۸، اموسسۃ الشرف لاہور پاکستان

اس روایت پر قائم اشکال کے جواب کیلئے دلائل سے بھرپور تحقیق ملاحظہ ہو۔ ڈاکٹر عیسٰی مانع حمیری کی تحقیق کا ترجمہ، مصنف عبدالرزاق ص ۹۷، مکتبہ قادریہ لاہور اور علامہ کاشف اقبال مدنی صاحب کی **مصنف عبد الرزاق کے الجزء المفقود پر اعتراضات کا علمی محاسبہ** مطبوعہ والضحیٰ پبلی کیشنز۔

[8] محمد زبیدی حسینی، تاج العروس، ج ۵ ص ۳۲۷، دار الفکر بیروت ۱۹۹۴ء

لفظ "میلاد" پر عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ﴿میلاد﴾ ہندی کا لفظ ہے نہ کہ عربی کا۔ یہ اعتراض تحقیق کی رو سے بالکل غلط ہے کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ﴿جامع﴾ میں کتاب المناقب میں ایک باب باندھا ہے ﴿باب ما جاء فی میلاد النبی﴾، امام ابن سعد نے ﴿طبقات الکبریٰ ج ا ص ۲۲۸، دار بیروت للطباعۃ والنشر ۱۹۷۸ء﴾، امام ابن حجر عسقلانی ﴿فتح الباری ج ۶ ص ۵۵۷ دار النشر الکتب اسلامیہ پاکستان ۱۹۸۱ء﴾ اور امام حلبی ﴿انسان العیون ج ۲ ص ۲۰۹، دار الکتب العربیہ بیروت ۱۳۰۰ھ﴾ وغیرہ کا اپنی کُتب میں لفظ میلاد کا استعمال یہ واضح کرتا ہیں کہ میلاد ﴿عربی﴾ کا لفظ ہے اور یہ آغاز سے ہی استعمال ہوتا آ رہا ہے۔

[9] ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ اُن میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ [پ ۴، ال عمران: ۱۶۴]

[10] ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیئے کہ خوشی کریں وہ اُنکے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

[پ ۱۱، یونس ۵۸]

اس آیت میں ﴿فضل﴾ سے مراد سرکار اعظم ﷺ کی ذات ہے۔

امام خازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر فضل ہے جو اُس نے اپنے رسول اکرم ﷺ کو بھیج کر فرمایا۔﴾

اور لفظ رحمت سے سرکار ﷺ ہی مراد ہیں کیونکہ آپ ﷺ سے بڑھ کر کون اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو سکتی ہے؟

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے۔ [پ ۱۷، الانبیاء ۱۰۷]

[11] امام مسلم، الصحیح، کتاب الصیام، ج ۲ ص ۸۱۹، رقم ۱۱۶۲، دار احیاء التراث العربی بیروت

[12] امام بیہقی، السنن الکبریٰ، ج ۹ ص ۳۰۰، رقم ۴۳، مکتبۃ دار الباز مکہ مکرمہ ۱۹۹۴ء

[13] پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۷

[14] پ ۱۱، یونس: ۵۸

[15] امام سیوطی، حسن المقاصد فی عمل المولد: ۶۵۔۶۴، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۵ء

[16] علامہ ابن جوزی علیہ رحمۃ کثیر کتب کے مصنف ہیں اور یہ اپنے شدت اصول کی بناء پر بہت معروف ہیں۔ انہوں نے صحاح ستہ اور مسند احمد کی چوراسی (۸۴) احادیث کو موضوع کہا ہے۔ [امام احمد رضا خان حنفی، فتاویٰ رضویہ، ج ۵ ص ۵۴۸، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان]

[17] ابن جوزی علیہ الرحمۃ، بیان المیلاد النبوی ﷺ: ۵۸

[18] امام سخاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میلاد شریف کا (مروجہ) رواج تین صدی بعد ہوا ہے۔ اسکے بعد سے تمام ممالک وامصار میں مسلمانانِ عالم عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آرہے ہیں، وہ اِن دنوں میں خیرات وصدقات کرتے اور میلاد النبی ﷺ کی مجالس منعقد کرتے ہیں۔ جن کی برکتوں سے ان پر حق تعالیٰ کا عام فضل وکرم ہوتا ہے۔ [محمد رضا مصری، محمد رسول اللہ ﷺ: ۲۸۔۲۹، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۸ء]

مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام قوص وہند میں میلاد النبی ﷺ کی محافل کی تاریخ واحوال کیلئے ملاحظہ ہو:

(۱) ملا علی قاری حنفی، المورد الروی

(۲) ابن ظہیرۃ حنفی، الجامع اللطیف فی فضل مکۃ واھلھا وبناء البیت الشریف

(۳) قطب الدین حنفی، کتاب الاعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکۃ المشرفہ

(۴) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی، فیوض الحرمین

(۵) امام سیوطی شافعی، حسن المقاصد فی عمل المولد

(۶) امام یوسف نبہانی شافعی، حجۃ اللہ علی العالمین

(۷) علامہ محمد خان قادری، کیا میلاد صرف برصغیر میں منایا جاتا ہے؟

[19] علامہ ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے ایک رسالہ ﴿النعمۃ الکبریٰ علی العالم﴾ منسوب کیا جاتا ہے پہلے پہل یہ رسالہ ترکی سے طبع ہوا اور پھر اردو میں ترجمے کے ساتھ طبع ہوا اور مشہور ہوا، لیکن اس میں موجود بے سند اور من گھڑت روایات بھی موجود تھیں جس بناء پر علماء ومحققین کو اس رسالے کے حوالے سے بہت سے تحفظات تھے، چنانچہ محققین میں سے ایک عظیم محقق علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ نے ﴿جواہر البحار از امام نبھانی﴾ و دیگر دلائل کے ساتھ اس نسخے کا رد فرمایا اور اصل رسالہ جسکی تلخیص امام نبھانی نے جواہر البحار میں تحریر کی تھی اُس کا اردو ترجمہ بھی فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو:

[مقالات سیرتِ طیبہ: ۶۴۔۲۹، مکتبہ قادریہ لاہور]

[20] امام عبدالغنی نابلسی حنفی علیہ الرحمۃ کی ولادت ۱۰۵۰ھ میں ہوئی، آپ حنفی اور قادری تھے، آپ نے تقریباً ۲۵۰ سے زائد کتب تصنیف فرمائیں آپکو امام

یوسف نبہانی نے اِن القابات کے ساتھ پکارا: الاستاذالاعظم، الملاذالاعصم، العارف الکامل، العالم الکبیر، العامل، القطب الربانی والغوث صمدانی ۔ مزید معلومات کیلئے

[اصلاح اعمال، صفحہ ۵۶۔۴۰، مکتبۃ المدینہ] مطالعہ کریں۔

[21] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں کتب کے مطالعے اور عمل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شاہ صاحب خود بھی میلاد النبی ﷺ کے قائل تھے۔ بلکہ ہر سال بلا ناغہ محافل کا قیام بھی کرتے تھے، ملاحظہ ہو [فیوض الحرمین ص ۸۱۔۸۰ قرآن محل کراچی پاکستان]

[22] امام عابد سندی حنفی علیہ الرحمۃ پاکستان کے صوبے سندھ کے شہر سیوہن میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، آپ صاحبِ قلم تھے۔ حال ہی میں آپ کے پانچ رسالوں کو جمع کر کے اردو زبان میں ﴿الرسائل الخمس (رسائل عابد سندی)﴾ کے نام سے علامہ اعجاز اویسی کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ غوثیہ کراچی نے شائع کیا ہے۔ جس میں توسل کا جواز، دستِ بوسی، عبدالرسول نام رکھنے کا جواز، ایصالِ ثواب وقیام ومیلاد النبی ﷺ کا جواز اور کراماتِ اولیاء کا بیان موجود ہے۔ آپکو ﴿رئیس علماء مدینہ﴾ کہا جاتا تھا، آپکا وصال ۱۲۵۷ھ میں ہوا اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

[23] یہ رسالہ دو اجزاء پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں اولیاء کرام علیہم الرضوان کے اعراس کا تذکرہ ہے اور دوسرے حصے میں میلاد النبی ﷺ کے جواز پر دلائل موجود ہیں۔

[24] آپ کے تعارف کیلئے فقط اتنا کہنا کافی ہوگا ﴿فنافی الرسول﴾ امام یوسف نبہانی شافعی علیہ الرحمۃ، آپ علیہ الرحمۃ ۱۲۶۵ھ میں فلسطین میں پیدا ہوئے، جامعہ الازہر مصر میں تعلیم حاصل کی۔ کئی دیدا اور تحقیق وشواہد سے بھرپور کتابیں تحریر کیں جن میں سے چند کا اردو زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے جیسے **جواہر البحار** جو کہ ضیاء القرآن سے ترجمے کے ساتھ طبع ہوئی ہے اور آپ کی تمام حیات کا نچوڑ آپکی کتاب ﴿**شواھد الحق**﴾ ہے۔ جس میں ابنِ تیمیہ کے عقائد و نظریات کا ردِ بلیغ ہے اور سرکار ﷺ سے توسل اور روضہ انور پر حاضری کے جواز میں بھرپور دلائل قائم کیئے ہیں اس کتاب کا اردو ترجمہ مع تحقیق وتخریج از علامہ محمد اشرف سیالوی علیہ الرحمۃ حامد اینڈ کمپنی لاہور سے طبع ہوگئی ہے۔ علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ کو علماء ہند سے کافی محبت تھی چنانچہ اس کا اظہار انہوں نے امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی کتاب ﴿**الدولة المكية (علم غيب نبي ﷺ)**﴾ پر تقریظ لکھ کر کیا۔ آپکا وصال ۱۳۵۰ھ میں ہوا۔

[25] سید محمد بن علوی مالکی دورِ حاضر کے نامور محدث ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ آپ مکہ میں مقیم رہے۔ انہیں سُنی ہونے کی بناء پر حکومتی بنیادوں میں تنگ کیا جاتا تھا پر یہ اپنی ثابت قدمی کی بناء اور اپنے علم وعمل کی بناء پر پوری دنیا میں مشہور رہیں۔ برصغیر کے کئی علماء کرام کو ان سے اسنادِ حدیث حاصل ہیں۔ اِن میں ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی اور مفتی محمد امین عطاری علیہ رحمۃ بھی شامل ہیں۔

[26] علامہ عبدالسمیع رامپوری علیہ الرحمۃ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے شاگرد وخلیفہ تھے۔ جب حاجی صاحب مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو ہند میں موجود اُن کے خلیفہ شیخ رشید احمد گنگوہی نے میلاد النبی ﷺ کے قیام پر عدمِ جواز کا فتویٰ دیا۔ اس پر حاجی امداد اللہ کے حکم پر علامہ عبدالسمیع رامپوری نے (انوار ساطعہ رد براہین قاطعہ) تحریر فرمائی۔

[27] علامہ فیض احمد اویسی رضی اللہ عنہ نسبتاً عباسی ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں رحیم یار خان پاکستان میں پیدا ہوئے۔ اردو، عربی اور فارسی میں کم وبیش ۵۰۰۰ کتب کتب تحریر کیں۔ درجنوں عربی کتابوں کے مترجم ہیں، صحیحین کے شارح بھی ہیں، دار قطنی، شعب الایمان، ترمذی کی شروحات بھی تحریر کیں۔ آپکی تحریر آسان وسادہ ہوتی ہے جب ایک عام سطح کا ذہن رکھنے والا شخص آپکی تحریر پڑھتا ہے تو ایسا محسوس کرتا ہے کہ آپ اس سے بات کر رہے ہیں۔

[28] علامہ اویسی رضی اللہ عنہ کی اس موضوع پر بے شمار کتابیں ہیں اختصار کے باعث ۵ کا تذکرہ کیا ہے ورنہ ﴿ایک موضوع، ایک مصنف، ۱۰۰ کتابیں﴾ پر با آسانی مقالہ لکھا جاسکتا ہے۔

[29] شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی دامت برکاتہم العالیہ محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچوی علیہ رحمۃ کے فرزند اکبر ہیں، آپ صاحبِ قلم ہیں مفسر ہیں

"(آپ ۱۰ جلدوں پر مبنی ﴿سید التفاسیر﴾ کے مصنف ہیں) احادیث پر گہری نظر رکھتے ہیں، آپ کا طرزِ تحریر سلجھے ہوئے دماغ پر گہرا اثر چھوڑتی ہے آپ کی تحریرات ومقالہ جات سے دنیاوی علوم سے آراستہ لوگ فیضاب ہوتے نظر آئے ہیں۔

[30] علامہ محمد الیاس قادری حنفی دامت برکاتہم العالیہ ۱۹۵۰ء میں کراچی پاکستان میں پیدا ہوئے۔ دورِ حاضر کی معروف شخصیات میں سے ایک ہیں۔ حال ہی میں اسلام کی ۵۰۰ بااثر شخصیات پر ہونے والی تحقیق میں آپکا نام بھی سامنے آیا ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ موصوف عوام وخواص میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں۔ اسلام کی دعوت پہنچانے والی دنیا کی بڑی غیر سیاسی تنظیموں میں سے ایک ﴿دعوتِ اسلامی﴾ کے آپ بانی وامیر ہیں۔ کثیر کتب ورسائل کے مصنف بھی ہیں اور عہدِ حاضر میں مشہور ترین کتاب ﴿فیضانِ سنت﴾ کے مصنف ہونے کا بھی شرف حاصل ہے (یہ کتاب اب اردو کے ساتھ دنیا کی کئی مشہور زبانوں میں www.dawateislami.net پر پڑھی جاسکتی ہے)۔ علامہ موصوف اپنے علمی اور بالخصوص عملی کاوشوں کی بناء پر اپنے ہم عصروں میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں۔ علامہ وقار الدین قادری (مفتی اعظم پاکستان)، علامہ شفیع اوکاڑوی، علامہ فیض احمد اویسی، علامہ شریف الحق امجدی (شارح بخاری) وغیرہم سے خلافت واجازتِ حدیث حاصل ہے۔ (اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تا دیر ہم پر قائم ودائم رکھے۔ آمین)

[31] ذکر کردہ کتابوں میں سے اکثر کتابوں کے مطالعہ کیلئے www.nafseislam.net کا دورہ کریں۔

[32] حافظ ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، باب مولد رسول اللہ ﷺ، ج ۲ ص ۲۸۲، دار الکتب العلمیہ بیروت

[33] (۱) امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: امیر المحدثین محمد بن اسحاق علیہ الرحمۃ (قوی) حافظہ والے تھے۔ [تاریخ الکبیر ج ۱ ص ۴۰، رقم ۶۱، دار الفکر بیروت]

(۲) امام سہیلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یہ وہ اسحاق علیہ الرحمۃ ہیں جو اکثر علماء کے نزدیک حدیث میں حجت ہیں۔ [روض الانف مع سیرۃ النبویہ لامام ابن ہشام، ج ۱ ص ۲۰۔۱۹، دار الکتب العلمیہ بیروت]

[34] (۱) امام ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، باب ولادۃ رسول اللہ ج ۱ ص ۲۹۴، دار الجیل بیروت

(۲) امام طبری، تاریخ الامم والملوک ج ۱ ص ۴۵۳ دار الکتب العلمیہ

(۳) امام حاکم مستدرک، کتاب التواریخ المتقدمین ج ۳، ص ۶۵۹، رقم ۴۱۸۲ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۴) امام بیھقی، شعب الایمان ج ۲ ص ۱۳۵، رقم ۱۳۸۷ دار الکتب العلمیہ بیروت

(۵) ابن اثیر، الکامل فی تاریخ، باب ذکر مولد رسول اللہ ج ۱ ص ۳۵۵، دار الکتب العلمیہ بیروت

(۶) ابن عساکر، تاریخ دمشق، باب ذکر مولد النبی ﷺ، الجزء ثالث، ج ۲ ص ۱۳۔۴، دار احیاء التراث العربی

(۷) امام یوسف صالحی سُبل الھدیٰ والرشاد، ج ۱ ص ۳۳۴ دار الکتب العلمیہ بیروت

[35] ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، ج ۵ ص ۲۵۵، مکتبۃ المعارف بیروت

امام ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمۃ نے بھی دو ربیع الاول کے قول پر اعتماد کیا ہے۔ [فتح الباری، ج ۸ ص ۱۳۰، دار المعرفۃ بیروت]

[36] حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا: میری حیات تمہارے لئے باعثِ خیر ہے کہ تم دین میں نئی نئی چیزوں کو پاتے ہو اور ہم تمہارے لئے نئی نئی چیزوں کو پیدا کرتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لئے خیر ہے۔ مجھے تمہارے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں پس جب میں تمہاری طرف سے کسی اچھے عمل کو دیکھتا ہوں تو اُس پر اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور جب بری چیز دیکھتا ہوں تو تمہارے لئے مغفرت مانگتا ہوں۔

[ابن ابی اسامہ، مسندِ حارث ج ۲ ص ۸۸۴، رقم ۹۵۳، دار الفیاء الریاض، سعودیہ عرب]

[امام بزار، البحر الذخار، ج ۵ ص ۳۰۸، رقم ۱۹۲۵، مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ سعودیہ عرب]

امام ہیثمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اس کے تمام رجال صحیح ہیں [مجمع الزوائد، ج ۹ ص ۲۴، دارالریان بیروت]

حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر اپنا خاص کرم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اِس امت کے نبی کا وصال کر کے اِس امت کیلئے شفاعت کا سامان کر دیتا ہے۔

[امام مسلم، الصحیح، کتاب الفضائل ج ۴ ص ۱۷۹۱، رقم ۲۲۸۸، دار الحیاء بیروت]

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

﴿شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہِ ربیع الاول میں سرکار ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا (اظہار کیا جائے)﴾

[الحاوی للفتاوی، ص ۲۰۳، دار الکتب العربی بیروت]

[37] امام بخاری، کتاب الجنائز، ج ا ص ۴۳۳، رقم ۱۲۸۱، دار الکتب العلمیہ بیروت

[38] ہمام بن منبہ، صحیفۃ الصحیحہ ص ۲۳۲، رقم ۷۶، کرمانوالہ بک شاپ لاہور۔

[39] شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ ص ۶۰، ادارہ نعیمیہ رضویہ لاہور پاکستان

[40] حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر درود پڑھے اسکی آواز مجھ تک پہنچتی ہے خواہ وہ کسی بھی جگہ سے پڑھے۔ [ابن القیم جوزی، جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام ص ۶۳، رقم ۱۰۸، مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز]

امام جزولی شاذلی مالکی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: سرکار ﷺ نے فرمایا: اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا (بھی) ہوں۔

[سلیمان جزولی مالکی، دلائل الخیرات ص ۱۸۰، مکتبۃ العصریہ بیروت]

امام جزولی شاذلی مالکی رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار کے متعلق علامہ عبدالحکیم شرف قادری کی کتاب ﴿نور نور چہرے﴾ کا مطالعہ فائدہ مند ہوگا۔

سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (اس دنیا میں) اُن میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ [امام ترمذی، الجامع، ج ۲ ص ۳۵۴، رقم ۴۸۴، دار الغرب السلامی بیروت]

مزید دلچسپ روایات کیلئے علامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ﴿ضیائے درود و سلام﴾ کا مطالعہ فائدہ مند ہوگا۔

[41] علامہ ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میلاد شریف کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے سال بھر امن و عافیت رہتی ہے اور یہ مبارک عمل پر نیک مقصد میں جلد کامیابی کی بشارت کا سبب بنتا ہے۔ [رضا مصری، محمد رسول اللہ ص ۲۶، دار الکتب العلمیہ بیروت]

[42] حوالہ [11] کے تحت میں ملاحظہ فرمائیں۔